Al-Qalam القلم
p-ISSN: 2071-8683, e-ISSN: 2707-0077
Volume:27, Issue:2, 2022, pp. 25-39

"النصّ القرآني الخالد عبر العصور" از ڈاکٹر مصطفیٰ اعظمی کا منہجی واسلوبیاتی مطالعہ

A Methodological Study of "Al Nas al Qur'ani al Khalid Ibar al Usoor" by Dr. Mustafa A'zami

Hafiz Abdul Raheem
PhD Scholar Islamic Studies, Sargodha University
Dr. Muhammad Feroz-Ud-Din Shah Khagga
Assistant Professor of Islamic Studies, Sargodha University

KEYWORDS

Azami, Muhammad Mustafa, Ageless Qur'an, Quranic Manuscripts, Collection of Qur'an, Masahif

Date of Publication: 26-12-2022

ABSTRACT

Muhammad Mustafa Azami was a renowned scholar of Quran and Hadith literature in this century. He was a great researcher of old manuscripts of Muslim academic heritage. After acquiring traditional Islamic knowledge he visited abroad and got his doctoral degree from Cambridge where he learnt the methodologies of Orientalists. While staying among the Western scholars he critically analyzed their ways of research on Islam. His contribution toward Quran and Hadīth is very prolific which made his a unique personality of Islam. His most significant work of them is his work on Quran is his magnum opus *History of the Qur'anic Text from Revelation to Compilation* that academically reviews the collection process of Quranic codification and its historical process while dealing with the orientalists' assumption on its authenticity. Afterwards, Azami also prepared a unique volume on Quranic recensions and produces a book titles "Ageless Qur'an Timeless Text: A Visual Study of Sura 17 Across 14 Centuries & 19 Manuscripts" which empirically elucidates that there is no room of doubt in text of the Holy Quran rather it has identical as if it was revealed of Prophet Muhammad (PBUH) by Almighty Allah. The article has been targeted to trace out the style of Azami in collating various Quranic codices available in the world and the results drawn.

تمہید

ڈاکٹر محمد مصطفی اعظمیؒ کا شمار زمانہ قریب کی ان علمی شخصیات میں ہوتا ہے جو بیک وقت عظیم محقق، محدث مفکر اور علوم قرآنیہ کے ماہر تھے۔ ڈاکٹر محمد اعظمیؒ کی پیدائش ۱۹۳۰ء میں اترپردیش کے علاقہ مئو میں ہوئی۔[1] عام طور پر ضلع اعظم گڑھ کے رہنے والے اپنے نام کے آگے اعظمی کو بطور نسبت لگاتے ہیں لیکن وہ خود اپنے نام کے ساتھ نسبت اعظمی کو بغداد کے محلہ اعظمیہ سے منسوب کرتے ہیں۔[2] ۱۹۴۹ء میں دارالعلوم دیوبند میں داخلہ لیا اور ۱۹۵۲ء میں دار العلوم دیوبند سے فارغ التحصیل ہوئے۔ عالم اسلام کی معروف دینی درسگاہ جامعۃ الازہر مصر سے ۱۹۵۵ء میں "شہادۃ العالمیہ" کی سند تدریس کی اجازت کے ساتھ حاصل کی۔ ۱۹۵۵ء حصول ملازمت کی غرض سے قطر کی جانب عازم سفر ہوئے۔ مزید تعلیم کے حصول کے لیئے ۱۹۶۴ء میں لندن کی جانب رخت سفر باندھا اور ۱۹۶۶ء میں معروف یونیورسٹی "کیمرج یونیورسٹی" سے پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی۔ جامعہ ام القری مکہ مکرمہ میں بحیثیت پروفیسر (۱۹۶۸ء-۱۹۷۳ء) تک اپنی ذمہ داری باحسن خوبی سر انجام دی۔ ۱۹۸۰ء میں آپکی خدمات کے عوض سعودی عرب کا معروف ایوارڈ شاہ فیصل عالمی ایوارڈ دیا گیا۔[3] شیخ محمد مصطفی الا عظمیؒ ۸۷ برس کی عمر میں ۲۰ دسمبر ۲۰۱۷ بمطابق یکم ربیع الثانی ۱۴۳۹ھ کو ریاض، سعودی عرب اپنے مالک حقیقی کے حضور جا پہنچے۔[4]

ڈاکٹر محمد مصطفی اعظمیؒ کی اہم تالیفات اور علمی کاوشیں

مرحوم محقق ڈاکٹر محمد مصطفی اعظمیؒ کی تالیفات اپنی وقعت کے اعتبار سے انتہائی اہمیت کی حامل ہیں، لیکن یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ ان کی کتب کا علمی مرتبہ اور معیار اعلی تر ہے۔ ان کی چند اہم مولفات کے عناوین ذیل میں ذکر کیے جاتے ہیں:

- Studies in Early Hadith Literature[5]
- Studies in Hadith Methodology and Literature[6]
- The History of the Quranic text from revelation to Compilation[7]
- On Schacht's Origins of Muhammadan Jurisprudence[8] ,
- كتاب النبی ﷺ[9]
- منہج النقد عندا لمحدثين[10]
- المحدثون من اليمامة [11]

اس کے علاوہ متعدد بیش قیمت کتب آپ نے تالیف فرمائیں جن میں مغازی رسول ﷺ از عروہ بن زبیرؓ[12]، موطا امام مالک، صحیح ابن خزیمه ، کتاب التمیز اور دیگر تحقیقات شامل ہیں۔

ڈاکٹر مصطفی اعظمیؒ کے اہم ترین علمی اور تحقیقی کارناموں میں قابل ذکر احادیث مبارکہ کی کمپیوٹرائزیشن اور قرآن کے کلمات والفاظ کو غیر مبدل ثابت کرنے کے لیے انہوں نے مروجہ منہج کو چھوڑ کر بصری اور مرئی طریقہ

اپنانا ہے۔ جس کو پہلی مرتبہ کسی مسلم عالم نے استشراقی شبہات کے دفعیہ میں استعمال کیا ہے۔ چنانچہ انہوں نے اپنی کتاب(النص القرآنی الخالد – عبر العصورAgeless Quran Timeless Text)میں فن ریاضی کے اصولوں کو مد نظر رکھتے ہوئے آیات قرآنیہ میں کسی قسم کی تحریف و تصحیف نہ ہونے کوEmpirically ثابت کیا۔ پیش نظر مقالہ میں اسی موخر الذکر تالیف کا مطالعاتی اور منہاجیاتی جائزہ پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

کتابAgeless Qur'an Timeless Textکا تعارفی جائزہ

یہ کتاب بیک وقت عربی وانگریزی دونوں زبانوں میں ۲۲۸ صفحات پر مشتمل ہے۔ کتاب کا سرورق بڑا دلکش ہے۔ دائیں جانب کتاب کا نام عربی میں" النص القرآنی الخالد عبر العصور(دراسة مقارنة مصورة لسورة اسراء بين تسعة عشر مصحفا من القرن الاول الى الخامس عشر" پورے سرورق کو گھیرے ہوئے ہیں۔ اور بائیں جانب کتاب کا نام" Ageless Qur'an Timeless Text: A Visual Study of Sura 17 Across 14 Centuries & 19 Manuscripts"ہے۔ جو کہ دسمبر ۲۰۱۷ء میں ترکی سے پہلی مرتبہ شائع ہوئی۔ کتاب کے آغاز میں ایک مقدمہ ہے جو صفحہ نمبر ۱ تا ۳ پر مشتمل ہے جبکہ صفحہ نمبر ۴ تا ۲۴ تمہیدی گفتگو ہے، جس میں کتاب سے متعلق تمام تفصیلی معلومات موجود ہیں، پھر صفحہ نمبر ۲۶ تا ۳۶ ایک انڈیکس ہے۔ دوسرا انڈیکس صفحہ نمبر ۳۷ تا ۴۷ پر ہے، تیسرا انڈیکس صفحہ نمبر ۱۴۸ پر ہے جو معلومات میں سورۃ الاسراء کے مختلف کلمات کی مصحف مدینہ سے مطابقت کو فیصدی میں دکھاتا ہے۔ مصحف مدینہ سے زیادہ سے زیادہ مطابقت 96.4٪ ہے اور کم از کم 92.5٪ درج کی گئی ہے۔ صفحہ نمبر ۴۸ ہی پر پھر یہ بتایا گیا ہے کہ جامع القرآن حضرت عثمان غنیؓ نے مدینہ منورہ کے باشندوں کو رسم عثمانی کے مطابق تعلیم دینے کے لیے حضرت زید بن ثابتؓ کو مقرر فرمایا تھا، پہلی صدی ہجری کے اختتام پر مدینہ منورہ ہی میں قرآن کریم کے قاری کی حیثیت سے حضرت نافع مدنی کا ظہور ہوا ، جنہوں نے ۷۰ قراء سے قراءت سیکھی تھی، ان میں سے ہر ایک کی سند رسول اللہ ﷺ تک پہنچتی ہے، ان کا شمار قراءت سبعہ کے ان سات قراء میں ہوتا ہے، جن کی قراءت پر ابن مجاہد نے اپنی کتاب"كتاب السبعة"میں اعتماد کیا ہے۔ حضرت ابن مجاہد جو اپنے زمانہ میں علم القراءات کے ماہر فن استاذ تھے، انہوں نے ہی مکمل متواتر قراءت-جو سلف سے منقول تھیں، کو سات قراءتوں میں مرکوز کیا تھا۔ قراءت سبعہ کے اعتبار سے سورۃ الاسراء میں کل ۲۲ مقام پر اختلاف رونما ہوا ہے، ان تمام اختلافات کو ایک انڈیکس میں دکھایا گیا ہے۔[13]

صفحہ نمبر ۱۵ پر بحرین کی ایک معاصر قاریہ جناب محترمہ سوسن عیسی سلطان الزواوي کے سلسلہ سند کا شجر نقل فرمایا ہے، جس میں ۴۵ واسطوں سے ان کی قراءت کا سلسلہ جناب نبی اکرم ﷺ تک جا پہنچتا ہے۔ اسی شجرہ پر ڈاکٹر اعظمیؒ نے اپنے مقدمۃ الکتاب کو ختم فرمایا ہے۔ پھر صفحہ نمبر ۱ سے سورۃ الاسراء کے کلمات مقطوعہ کے لوحات

(تختیاں) بعنوان: "لوحات سورۃ الاسراء" کا بیان ہے۔ پہلے صفحہ پر ۱۹ مصاحف کے اندر "بسم اللہ الرحمن الرحیم" کی کتابت کے نمونے درج ہیں۔[14]

جبکہ صفحہ نمبر ۲ کی پہلی سطر میں مصحف المدینہ سے منقول سورۃ الاسراء کے اجزاء "سبحٰن الذی اسری بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی "مندرج ہیں۔ اس کے بعد وہی کلمات نیچے تمام حرکات و نقاط کو صاف کر کے پیش کیا گیا ہے۔ پھر ایسے ہی ہر نئی سطر میں ایک دوسرے مخطوطہ کی کتابت کو پیش کیا گیا ہے۔ لوحات کا یہ سلسلہ ۱۴۶ صفحات پر مشتمل ہے۔

وجہ تالیف

مستشرقین کی جانب سے احادیث مبارکہ کے علاوہ ایک اہم اعتراض قرآن کریم کی اصلیت اور اس کے اصلی حالت پر باقی رہنے پر ہے۔ اس پر اعتراضات بھی تقریباً اسی نوعیت کے ہیں جو احادیث نبویہ پر وارد کیے جاتے ہیں اور اس کی جمع و ترتیب کی مسلمہ تاریخ پر شکوک و شبہات کے کیچڑ اچھالے جاتے ہیں۔ اس کتاب میں انہوں نے نص قرآنی میں از ابتداء نزول تا قیامت کسی قسم کے ادنی تغیر و تبدل نہ ہونے کو ثابت کیا ہے۔

منہج کتاب

قرآن کریم کے کلمات والفاظ میں عدم تغیر کو ثابت کرنے کے لیے انہوں نے مروجہ نظری طریقے کو چھوڑ کر غیر نظری، بلکہ بصری اور مرئی طریقہ اپنایا ہے، جس میں کسی بحث و تحقیق کی حاجت ہے، نہ استدلال واستناد کی؛ بلکہ یہ طریقہ اسی طرح معقول و مسلم ہے، جس طرح دو، دو، چار اور چار، چار، آٹھ کا ہونا۔ اس نظریہ اور تھیوری

(Theory) کی بنیاد حساب وریاضی پر ہے۔ڈاکٹر اعظمیؒ کو بچپن سے ہی ریاضی اور حساب سے بے پناہ دلچسپی تھی اور جب تک اسکول لائن کی پڑھائی کا دور تھا تو آپ کا سب سے چہیتا اور پسندیدہ مضمون ریاضی ہی تھا۔ بلکہ جب انگریزی اسکول سے رخ موڑ کر اسلامی علوم کے حصول کی باری آئی، تب بھی فن ریاضی اور منطق وغیرہ سے استفادہ جاری رہا؛ چنانچہ اس کا اظہار اپنی اس کتاب کی تمہید میں یوں فرماتے ہیں:

"لقد كنت مولعاً بالرياضيات منذ طفولتي، فقد كانت المادة الوحيدة التي نالت اهتمامي طوال سنوات الدراسة وحتى عندما حول القدر مسار حياتي إلى حقل الدراسات الإسلامية، ظللت قادراً على الاستفادة من المبادئ الأساسية للرياضيات والمنطق فيما أقوم به من أعمال".[15]

"مجھے بچپن ہی سے فن ریاضی (حساب) سے بے حد دلچسپی تھی، چنانچہ دوران تعلیم یہی وہ تنہا مضمون تھا جس پر میری پوری توجہ مرکوز رہی تھی کہ جب بہ تقدیر ایزدی اسلامیات کی طرف میرا رخ مڑ گیا، جب بھی ریاضی اور منطق کے بنیادی اصولوں سے اپنے کاموں میں استفادہ کی پوری قدرت حاصل رہی۔"

ان ریاضی کے ہی اصولوں کو سامنے رکھ کر آپ نے اس کتاب کو مرتب فرمایا ہے، جس میں ریاضیات کی طرح محض آنکھ سے حساب کے عمل کی شکل کو دیکھ کر یہ فیصلہ صادر کیا جاتا ہے کہ اسے سہی اور درست طور پر حاصل کیا گیا ہے یا نہیں، اس کی صحت کے اثبات کے لیے کسی تعلیق وتبصرہ کا سہارا انہیں لینا پڑتا۔ مزید برآں ڈاکٹر اعظمیؒ اس منہج کی افادیت واہمیت کو واضح کرتے ہوئے اسی تمہید میں آپ قم طراز ہیں:

" وينهج هذا الكتاب نفس منهج الدليل الإثبات البصري، حين يناقش إقا مة الدليل على سلامة النص القرآني بدون اللجوء إلى كلمات" [16]

"جب قرآنی نصوص کی صحت اور سلامتی اور اس کے محفوظ ہونے پر دلیل پیش کرنے کی نوبت آئی تو اسکو اس کتاب میں اسی منہج وطریقہ یعنی اثبات بصری کو بروئے کار لایا گیا ہے، جس میں کسی طرح کے کلمات وبیان کا سہارا لے کر استدلال کی ضرورت نہیں ہوا کرتی۔"

فن ریاضی کے اصولوں کو سامنے رکھ کر آپ نے جس طرح قرآنی نصوص میں کسی قسم کے تحریف وتبدل نہ ہونے کو ثابت فرمایا ہے، یہی طریقہ آپ اس سے قبل اپنی چند اور کتابوں میں بھی اپنا چکے ہیں۔ چنانچہ یہی اصول آپ کی انگریزی کتاب "The History of the Quranic Text From Revelation to Compilation" اور اس کے عربی ترجمہ "النص القرآني من الوحي إلى الجمع" میں بھی دیکھنے کو ملتا ہے، اسی طرح آپ نے حدیث نبوی کے دو مجموعوں کی صحت کو ثابت کرنے کے لیے اسی طریقہ کو اپنایا ہے حدیث اور

سیرت نبوی ﷺ پر مشتمل پہلی کتاب "مغازي عروة بن الزبیرؓ" ہے، جو سیرت نبوی کے بیان پر مشتمل اسلامی دنیا کی اولین کتاب شمار ہوتی ہے۔ اس سلسلے میں آپ تحریر فرماتے ہیں:

"هذه ليست تجربتي الأولى في جمع النصوص حيث صدر لي عملان سابقان على هذا العمل، جاء الكتاب الأول منهما ..... ألا وهو مغازي عروة ابن الزبير أما الكتاب الثاني فقد ألفته أثناء عملي على موطأ الإمام مالك ."[17]

"نصوص کو اکٹھا کر کے اس کی صحت کو ثابت کرنے کا یہ میرا پہلا تجربہ نہیں ہے، بلکہ اس سے پہلے میرے دو کام سامنے آچکے ہیں، ان میں پہلی کتاب مغازی عروۃ بن الزبیرؓ (متوفی ۹۳ھ) ہے۔ اور دوسری کتاب موطا امام مالک ہے۔ جس کے جمع وترتیب میں اسی اصول کو بروے کار لایا گیا ہے۔"

بہر حال یہ کتاب ایک آپٹیکل کیٹلاگ (Optical Catalog) -) بصری کیٹلاگ ہے، جو قرآن کریم کے 19 قدیم نسخوں کا جامع رجسٹر ہے، جس میں قرآن کریم کی صرف ایک سورۃ الاسراء پر توجہ مرکوز کی گئی ہے، ان انیس مخطوطوں میں موجود سورۃ الاسراء کے کلمات کو اکٹھا کرنے میں کولیٹ (Collate) طریقہ کار کو اپنایا گیا ہے Collete کے لغوی معنی "الضم" (ملانا، اکٹھا کرتا ہے)، جس میں کلمات کو یکے بعد دیگرے، پہلو بہ پہلو ملایا اور اکٹھا کیا جاتا ہے، تاکہ قاری اور دیکھنے والے کی نگاہ ہر ہر کلمہ، ہر ہر حرف اور ہر ہر آیت پر الگ الگ اور جدا جدا پڑ سکے، پھر اسے یہ سمجھنے میں دقت نہ ہو سکے کہ قرآن کریم کی آیات وکلمات جو چودہ سو برس سے نقل ہوتے چلے آرہے، ان میں مختلف ادوار میں لکھے گئے مصاحف کے مخطوطوں میں حقیقت میں کوئی تبدیلی نہیں ہے، اگر دیکھنے میں کچھ فرق محسوس ہو رہا ہے تو وہ صرف ہر دور کی کتابت اور لکھاوٹ کا فرق ہے۔

ا۔ سورۃ الاسراء کا انتخاب

سورۃ الاسراء سے کام کے آغاز کی وجہ یہ ہے کہ مخطوطات خواہ کسی فن کے ہوں، ان کے درمیانی اجزا بیشتر محفوظ ہوا کرتے ہیں۔ جبکہ زیادہ تر شروع اور آخر کے اجزا یا تو غائب ہوتے ہیں یا کٹے پھٹے ہوا کرتے ہیں۔ ایسی صورت میں ان سے استفادہ ممکن نہیں ہوا کرتا، چونکہ سورۃ الاسراء قرآن کریم کا درمیانی حصہ ہے، اس لیے اس کا خورد وبرد سے محفوظ ہونا زیادہ قرین قیاس ہے اور اسی وجہ سے ڈاکٹر اعظمیؒ نے جن انیس مخطوطات کا انتخاب فرمایا ہے سورۃ الاسراء بالخصوص ان میں سب سے محفوظ ہے۔ سورۃ الاسراء کے وجہ انتخاب کو بیان فرماتے ہیں:

"وقد اخترت سورة الإسراء بسبب الظاهرة المعروفة بان المخطوطات أكثر عرضة لفقد الاجزاء من الاطراف اكثر من الوسط "[18]

"میں نے ظاہری طور پر معروف طریقہ کو اپناتے ہوئے سورۃ الاسراء کا انتخاب کیا
ہے کہ درمیان والا حصہ شروع اور آخر کے اجزاء سے زیادہ محفوظ ہوتا ہے۔"

۲۔ مصحف مدینہ کے انتخاب کا سبب

سورۃ الاسراء میں ہر ایک کلمہ کو علیحدہ علیحدہ کیے جانے پر ان کی کل تعداد ۱۵۵۹ ہے، جسے اس کتاب کے ۱۵۰ صفحات پر الگ الگ انڈیکس بنا کر پیش کیا گیا ہے، صفحہ نمبر ۱ تا ۵۰ تک ہر صفحہ پر ایک سطر میں الگ الگ کیے گئے کلمات کی جتنی تعداد آسکی ہے، انہیں درج کر کے دکھایا گیا ہے۔ سب سے اوپر پہلی سطر میں "مصحف المدینة المنورة" کو بااعراب نقل کیا گیا ہے اور اس مصحف کو سارے درج ذیل مخطوطات سے موازنہ کے لیے معیار اور بنیاد بنایا گیا ہے کیونکہ مصحف المدینة المنورۃ کے نسخے مدینہ منورہ میں واقع "مجمع الملك فهد لطباعة المصحف الشريف" سے چھپ کر دنیا کے گوشے گوشے میں پھیلے ہوئے ہیں۔

۳۔ مصاحف کا تقابل

ڈاکٹر اعظمیؒ نے اس "مصحف المدينة المنورة" کو موازنہ کے لیے بنیاد بنایا ہے، پہلی سطر میں علیحدہ علیحدہ کلمات بااعراب دکھائے گئے ہیں، جب کہ اس مصحف مدینہ کو ٹھیک انہی کے نیچے ہر ہر کلمہ کو اعراب اور نقطوں سے صاف کر کے پیش کیا گیا ہے، کیونکہ قرن اول میں قرآنی مصاحف بغیر اعراب (حرکات) اور نقطوں ہی کے لکھے جاتے تھے، یہ اس لیے کیا گیا، تاکہ موازنہ میں دشواری پیش نہ آسکے۔

۴۔ رسم مصاحف میں فرق

سورۃ الاسراء میں مجموعی ۱۵۵۹ کلمات میں سے صرف ۱۹۶ کلمات ایسے ہیں جن کے ہجے اور لکھاوٹ میں فرق پایا گیا ہے۔ ڈاکٹر
اعظمیؒ نے ان تمام ۱۹۶ کلمات کو جن کی کتابت کا اسلوب مصحف المد ینه کے بالمقابل مختلف رہا ہے، ان کا پورا انڈیکس سیریل وائز پیش کیا ہے اور یہ بھی بتانے کی پوری سعی کی ہے کہ کس مخطوطے میں اس کلمہ کی لکھاوٹ مصحف المد ينه سے مختلف ہے، اس کا مطلب یہ ہوا کہ ۱۳۶۳ کلمات سورۃ الاسراء میں ایسے ہیں جن کی لکھاوٹ اور تحریر ہر مخطوطے اور ہر دور میں یکساں رہی ہے، جس کو ۱۵۰ صفحات پر مشتمل علیحدہ علیحدہ پوری سورۃ الاسراء میں پھیلے ہوئے کلمات میں دیکھا جاسکتا ہے۔ ۱۹۶ کلمات جن کی کتابت میں فرق پایا گیا ہے۔

مثال نمبر ۱: اس کو مثال سے سمجھا جاسکتا ہے مثلا سورۃ الاسراء کا پہلا کلمہ " سبحن "جو اصل مصحف مدینہ میں یوں ہی لکھا ہے، اس کی حرکات اور نقطے مٹانے کے بعد مصحف مدینہ اسکلٹن (Madina Skeleton) میں یوں ملے گا "سبحں " جبکہ مصحف مدینہ کے علاوہ ۱۸ مصاحف (مخطوطات) میں سے چار میں اس کی کتابت " سبحاں "یعنی ح' کے اوپر الف کھڑا کے بجائے ح" کے بعد 'الف' کے ساتھ ملتی ہے اور ان چار مخطوطات کے نام:
۱ - حكيم أوغلو ، ۲ - ابن البواب، ۳-ياقوت اور ۴-بير تيفنيال ہیں۔ جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ قدیم

سے قدیم قرآنی مخطوطات میں کسی قسم کی کوئی تبدیلی نہیں دکھائی جاسکتی، اگر کچھ فرق ہے تو وہ لکھاوٹ اور کتابت کا ہے جو کہ عہد بہ عہد بدل سکتی ہے اور واقعتا اس قسم کی تبدیلی ہر زبان کی لکھاوٹ میں ہوا کرتی ہے۔[19] بطور مثال اوپر ایک کلمہ سبحن کا ذکر کیا گیا، اسی طرح بقیہ ۱۹۵ کلمات اور بھی ہیں جن میں اس طرح کی معمولی لکھاوٹ کی تبدیلی ہمیں دیکھنے کو ملتی ہے۔ جیسا کہ ذیلی عکس سے ظاہر ہے۔[20]

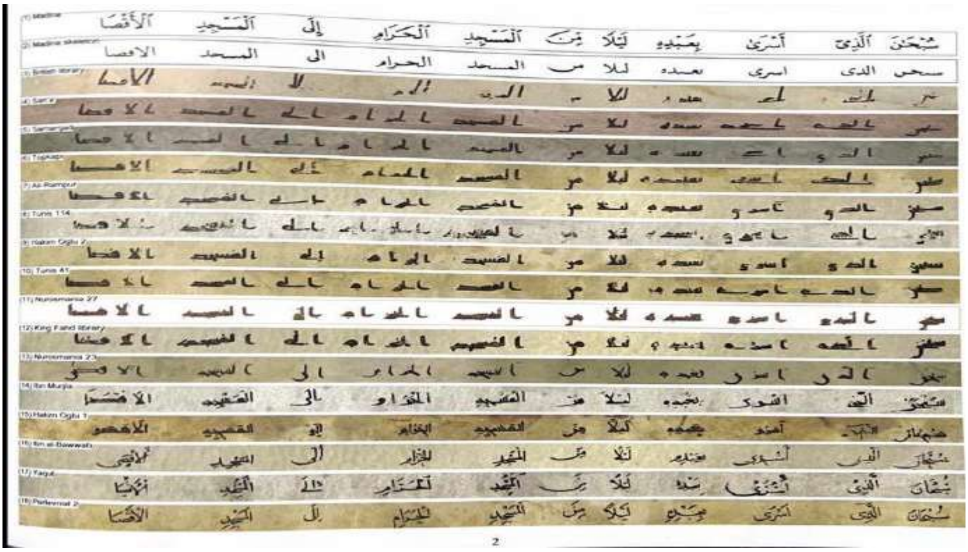

مثال نمبر ۲: جتنے کلمات کا آغاز (ا) سے ہوا ہے ان سب کو (ا) رقم مسلسل اور ان کی آیتوں کے نمبر کے ساتھ ذکر کیا گیا ہے، مثلا سب سے پہلے اس سورۃ الاسراء میں (ا) پر ہمزہ سے شروع ہونے والا کلمہ مصحف مدینہ میں "اسراءیل" جو کل چار بار آیا ہے۔ اس کلمہ کی شکل حرکات و نقط کے حذف کے بعد یوں رہ جاتی ہے "اسریل" اس کی کتابت کچھ مخطوطات میں "اسرآئل" ملتی ہے، وہ چھ مخطوطے یہ ہیں: ا- نور عثمانية ۲۳، ۲ – ابن مقله ، حكيم أوغلو ۳، ۴ -ابن البواب، ۵-یاقوت، ۶-بیرتیفنیال ۲ بطور نمونہ زیر نظر کتاب کے کچھ مشمولات پیش کیے گئے، اس سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ مصنف نے ان چیزوں کے بارے میں ایک ایک کلمہ کو بغور ملاحظہ فرمایا ہے اور نہایت باریکی کے ساتھ ادنی سے ادنی فرق کو اجاگر کرنے کی کوشش کی ہے لیکن جو کچھ فرق چند لوحات میں ملا ہے، وہ اصلا کلمہ کی حقیقت میں کوئی تبدیلی نہیں ہے، بلکہ صرف کتابت میں کہیں الف کو کھڑا لکھا گیا ہے اور کہیں با قاعدہ "الف" لکھا گیا ہے ۔۱۹۶ کلمات میں جو فروق نظر آتے ہیں وہ زیادہ تر اسی نوعیت کے ہیں۔ جیسا کہ ذیلی عکس سے ظاہر ہے[21]

ڈاکٹر محمد مصطفیٰ اعظمیؒ نے زیر تبصرہ کتاب کی تدوین میں اپنی عمر کے ۱۵ برس صرف کیے ہیں، انکی محنت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ اس کتاب کی تکمیل کے لیئے مختلف ممالک جن میں یمن، انڈیا، برطانیہ، ترکی، بحرین، تیونس وغیرہ کے سفر کیے۔ اور قرآن مجید کے مختلف ادوار کے ۱۹ قدیم مخطوطات دنیا کے مختلف ممالک سے تلاش کیے۔ ان کا باہمی تقابل Collate کر کے جدول کی شکل میں چھوٹے سے چھوٹے فرق کو بھی واضح کیا ہے۔

تقابل میں استعمال مصاحف کا تعارفی جائزہ

۱۔مصحف المدينة المنورة[22]

مصحف المدینہ (Madina Original) کے بارے میں قدرے تفصیلی معلومات پچھلے صفحات پر گذر چکی ہیں۔

۲۔ مصحف المدينة المنورة

مصحف المدینہ (Madina Skeleton) میں موجود حرکات ونقطہ کے حذف کے بعد برائے موازنہ پیش کیا گیا ہے۔ تا کہ مابعد کے مخطوطات، جن کو انکے کاتبوں نے اعراب (حرکات) کے بغیر لکھا تھا، اس سے موازنہ کرنے میں سہولت پیدا ہو سکے[23]

۳۔ برٹش لائبریری کا مخطوط

(British Library) جس پر ۲۱۶۵ نمبر درج ہے۔ راجح قول کے مطابق اس مخطوط کی عمر پہلی صدی ہجری کے نصف کی ہے، قدیم کتبات کے پڑھنے کا ایک ماہر فن "فون کارا باسیک" نے اس کی عمر کا اندازہ آٹھویں صدی عیسوی کے اوائل کا لگایا ہے، جس کا مطلب بقول اس کے یہ ہوا کہ اس کا تعلق پہلی صدی ہجری کے آخر یا دوسری

صدی ہجری کے آغاز سے ہے، جبکہ ایک دوسرے ماہر فن "غروہمان" نے اسے پہلی صدی ہجری کا بتایا ہے، ایک اور قدیم کتبات کے ماہر فن "یاسین دوتون" نے اسے اموی خلیفہ ولید (۹۲-۸۲) کے دور سے پہلے کا بتایا ہے یعنی یہ مخطوط ۸۵ھ سے پہلے کا ہے۔ بہر حال، یہ مخطوطہ بڑے سائز کے ۱۲۱ اوراق پر مشتمل ہے، جو قرآن کریم کے ۵۳٪ حصے پر محیط ہے۔ یہ خط حجازی میں لکھا ہوا ہے، ہر صفحہ میں ۲۳ سے لے کر ۲۴ سطریں ہیں۔[24]

۴ - مصحف صنعاء

مصنف نے اپریل ۱۹۹۶ء میں یمن کے نیشنل میوزیم کی زیارت کے موقع پر اس مخطوطہ کی تصویر خود لی تھی، اس مصحف مخطوط میں سورۃ الاسراء کا ابتدائی دسواں حصہ موجود ہے، بقیہ کی تلاش میں کافی تگ ودو کی گئی لیکن کامیابی حاصل نہ ہو سکی۔[25]

۵۔ مصحف سمرقند

یہ کافی مشہور مصحف ہے جس کی نسبت خلیفہ ثالث حضرت عثمان غنیؓ کی طرف کی گئی ہے۔ تاشقند میں یہ موجود ہے۔ بقول ڈاکٹر محمد حمید اللہ مرحوم اس کی ایک روشن تاریخ ہے۔ اصلا یہ مصحف دمشق میں تھا، تیمور لنگ نے ۱۴۰۱ء میں جب دمشق کو لوٹا تو اسی دوران اسے سمرقند لے گیا، پھر ۱۸۶۸ء میں روس نے سمرقند کو تاخت و تاراج کیا تو اسے سان پڑسبرگ کے شاہی کتب خانہ میں منتقل کر دیا، جہاں یہ مصحف پچاس برس تک باقی رہا، پھر وہاں سے جنرل علی اکبر توبشی پاشا نے پہلی جنگ عظیم کے خاتمہ کے بعد اپنے پیرس فرار ہونے سے پہلے اسے ترکستان منتقل کر دیا، پھر وہاں سے ۱۹۸۹ء میں ازبکستان کی مجلس اسلامی کے تحویل میں اسے دے دیا گیا۔ یہ مصحف بڑی سائز کے ۳۵۳ اوراق پر مشتمل ہے، ہر ورق میں ۱۲ سطریں ہیں اور ہر ورق کا سائز 68 * 53cm ہے، خط کوفی میں بغیر حرکات و نقط کے اسے لکھا گیا ہے۔[26]

۶۔ مصحف ٹوپکاپی

یہ صحف بھی جامع قرآن خلیفہ سوم سیدنا عثمانؓ بن عفان کی طرف منسوب ہے، جو استنبول کے ٹوپکاپی میوزیم میں ۳۲/۴۴ نمبر کے ساتھ محفوظ ہے، یہ مصحف بھی خط کوفی میں مکمل قرآن کریم پر مشتمل ہے، جس میں صرف دو صفحے مفقود ہیں، اس کا سائز 41* cm46 ہے، مکتوب نص قرآنی کی ضخامت 32 *cm40 ہے، ہر صفحے میں اکثر و بیشتر ۱۸ سطر میں ہیں، اس مخطوط کی قدامت کا اندازہ جناب سیرین صاحب نے دوسری صدی کے اواخر کا لگایا ہے[27]

۷۔ مصحف منسوب بہ علیؓ رام پور

یہ مصحف مخطوط، حضرت علیؓ کی طرف منسوب ہے، جو مکتبہ رضا، رام پور، یوپی میں موجود ہے۔ یہ کافی ضخیم ۳۵۰ اوراق پر مشتمل ہے، ہر صفحہ کا سائز 28.7*22.2 انچ ہے، اس کی کتابت بھی خط کوفی میں ہے۔ اس مخطوط کی

زیارت اور حصول کی راہ ہموار کرنے کے لیے ڈاکٹر اعظمی رحمہ اللہ نے ۲۰۰۰ء میں وطن مالوف مئو سے رام پور کا سفر اختیار فرمایا تھا۔[28]

۸-۹۔ تونس کے دو مصاحف

زیر نظر کتاب میں انہیں استعمال کیا گیا ہے، جن میں سے ایک کا نمبر تونس 114، جب کہ دوسرے کا نمبر تونس 41 ہے۔ یہ دونوں مصاحف تونس کے شہر رقادہ کے اندر "متحف الفن الإسلامي" میں محفوظ ہیں، اور ان مصاحف کا اصل تعلق مکتبہ جامع القیروان سے ہے[29]۔

۱۰-۱۴۔ مصاحف استنبول

یہ پانچ مصاحف مخطوط استنبول کے مکتبہ سلیمانی کی نگرانی میں ہیں: (۱)، (۲) حكيم أغلو (۳)، (۴) نور عثمانيه (۵) بير تيفنيال ۲، ان میں سے اول الذکر دو مصاحف حکیم اغلو علی پاشا کی مسجد میں، اور اس کے بعد کے دو مصاحف، نور عثمانیہ مسجد میں اور مؤخر الذکر مصحف مسجد بیر تیفنیال (والدہ سلطان عبد الحمید) استنبول میں ہے۔ مصحف نور عثمانیہ 27، خط کوفی میں سنہرے کاغذ پر مکتوب ہے، جسے دوسری صدی ہجری کے دوران کا لکھا ہوا کہا جاتا ہے۔ اس مصحف کی تصویر استنول کے علاوہ جامعہ جون ہو پکنز (John Hopkins University) کی ویب سائٹ پر بھی موجود ہے، ڈاکٹر اعظمی نے اس ویب سائٹ سے اسے ڈاؤن لوڈ کیا ہے، وہ لکھتے ہیں " وقد قمت بتحميل سورة الإسراء التي أعمل عليها من موقع جامعة جون هوبكنز"، اس سنہرے قرآن کو درج ذیل ویب سائٹ پر قارئین بھی دیکھ سکتے ہیں[30]: http://goldkoran.mse.jhu.edu

۱۵- مصحف مكتبة الملك فهد

مخطوط دو تہائی قرآن کریم کا حامل ۱۵۶ اوراق پر مشتمل ہے، جو کنگ فہد لائبریری، ریاض میں محفوظ ہے۔ بعض اندازوں کے مطابق اسے تیسری صدی کا مخطوط قرار دیا گیا ہے، جبکہ ڈاکٹر اعظمیؒ کا اندازہ ہے کہ اس کی کتابت تیسری صدی ہجری سے بہت پہلے کی ہے، اسے دوسری صدی ہجری کے آغاز یا وسط کا قرار دینا راجح ہو گا۔ ڈاکٹر اعظمیؒ رقم طراز ہیں:

> "وتشير إحدى التقديرات إلى أنه كتب في القرن الثالث الهجري، غير أن تقديري الشخصي أنه كتب في مرحلة أكبر من ذلك، من المرجح أن تكون في بدايات أوسط الثاني الهجري"[31]

۱۶- مصحف ابن مقلہ

ابن مقلہ (۳۲۸-۲۷۲ھ) خلافت عباسیہ کا ایک قائد اور اس کے دور کے مشہور خطاطوں میں ایک تھا، یہ تین عباسی خلفاء کے دور میں وزیر اعظم کے عہدہ پر فائز رہ چکا ہے۔ دنیا کے بہت سے مصاحف مخطوط اس کی طرف

منسوب ہیں، زیر نظر مخطوطہ، رضا لائبریری رام پور، یوپی الہند میں محفوظ ہے۔ اس میں کل ۲۱۶ اوراق ہیں، جس میں سے ہر ایک کا سائز 12.4*9.5 انچ ہے[32]۔

۱۷۔ مصحف ابن البواب

ابن البواب (م ۴۱۳ھ) اپنے زمانہ کا مشہور خطاط تھا، جو ابن مقلہ جیسے مشہور زمانہ خطاط سے متاثر تھا، اس کا حافظ قرآن ہونا بھی مشہور و معروف ہے۔ اس کے قلم سے لکھے گئے ۶۴ قرآنی مخطوطے مشہور ہوئے لیکن ان میں سے فی الوقت دو ہی مخطوطے زمانہ کے خورد برد سے محفوظ ہیں، انہی میں سے ایک زیر نظر مخطوط نسخہ ہے، جو آئر لینڈ کے ڈبلن شہر کے چیسٹر بیٹی لائبریری (Chester Beaty Library) میں محفوظ ہے، جس کی کتابت کا سن ۳۹۱ھ ہے، مذکورہ لائبریری میں اس کے کیٹلاگ پر K 16 نمبر درج ہے۔ یہ مصحف مکمل قرآن کریم پر مشتمل ہے، جس میں ۲۸۶ اوراق، اور ہر ورق کا سائز 17.5 * 13.5 cm ہے، ہر صفحہ میں ۱۵ سطریں ہیں، ۱۹۷۱ء میں اس کی شاندار True Copy کر کے شائع کر دی گئی ہے، جسے اب بھی گفٹ سینٹروں سے قیمتاً حاصل کیا جانا ممکن ہے[33]۔

۱۸۔ مصحف یاقوت مستعصمی

یاقوت مستعصمی (۲۹۸ھ) بھی اپنے دور کے مشہور اور ماہر فن خطاطوں میں سے ایک تھے اور آخری خلیفہ عباسی معتصم باللہ کے امین تھے۔ انہوں نے عربی زبان کے چھ بنیادی خطوط کو ترقی دی، ان کے ہاتھوں لکھے گئے قرآن کریم کے متعدد نسخے دنیا میں مشہور و معروف ہوئے، ان ہی میں سے زیر نظر مخطوط بھی ہے، جو سالار جنگ میوزیم، حیدرآباد میں محفوظ ہے[34]۔

کتاب کے ماخذات

اس کتاب کی تیاری میں مصنف علام نے جن مصادر سے استفادہ کیا ہے، راقم کے شمار کے مطابق ان کی تعداد تقریبا ۴۵ ہے۔

خلاصہ بحث

قرآن مجید آنجناب ﷺ کو عطا کیا جانیوالا ایسا معجزہ ہے جو رہتی دنیا تک قائم رہے گا۔ اللہ عزوجل نے بہت سارے انبیاء کرامؑ کو نبوت کی دلیل کے طور پر معجزات عطا کیے، لیکن ان کے پردہ فرما جانے کے بعد وہ معجزات بھی ان کے ساتھ ہی ختم ہو گئے۔ لیکن آپ ﷺ کی بعثت عظمی تا قیامت آنیوالی انسانیت کے لیے ہے تو اس لیے یہ معجزہ بھی تا قیامت باقی رہے گا۔ اب چودہ صدیاں گزرنے کے بعد بھی قرآن ہر قسم کے تغیر تبدل سے مبرا ہے۔ اس دعوی کو ثابت کرنے کے لئے ڈاکٹر اعظمیؒ نے عددی اور مشاہداتی بصری دلائل کو استعمال کر کے نہ صرف یہ کہ مغربی دنیا کے ان بے بنیاد شبہات کے رد وابطال کا سامان مہیا کیا ہے بلکہ ہمیشہ کے لئے نظریہ نظر ثانی کے حاملین جو صداقت وحی قرآنی کے لئے شواہد طلبی پر اصرار کرتے تھے ان کے لیے بھی چشم کشا ہے۔ یہ معرکتہ

الآراکتاب تصنیف کر کے ڈاکٹر مصطفی اعظمیؒ نے "الحدید بالحدید یفلح" کے مصداق مستشرقین کو انہی کے مناہج سے مسکت اور علمی طرز استدلال اختیار کر کے لاجواب کر دیا ہے، اب ان کے پاس اگر طلب حق کا جذبہ ہے تو ان کے پاس قرآن کی حقانیت کے اقرار اور اسلام کی حقیقی راہ کے سوا کوئی راہ نہیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

حواشی وحوالہ جات

[1] مولانا محفوظ احمد قاسمی۔ "ڈاکٹر محمد مصطفی اعظمی اپنی حیات وخدمات کے آئینہ میں۔"، نوائے دار العلوم، شمارہ۔ اپریل (۲۰۱۸): ۲۰۰۔

Maulanā Maḥfūz Aḥmad Qāsmī, Dr Muḥammad Muṣṭafā A'ẓamī Apnī Hayat o Khadmat ky Aeeny Men", (Nawaey Dārul Ulūm, No. April 2018), 200. ī ā ū ṣ '

[2] ڈاکٹر مصطفی اعظمی نے اپنے ایک انٹرویو میں اپنے نام کے ساتھ اعظمی نسبت کی توجیہ ضلع اعظم گڑھ کی بجائے بغداد کے محلہ الاعظمیہ سے منسوب کی تھی جس جگہ معروف فقیہ امام ابو حنیفہؒ کی مسجد اور قبر ہے۔ تفصیل کے لئے دیکھئے: محمد نجیب قاسمی سنبھلی، "شیخ ڈاکٹر محمد مصطفی اعظمی قاسمی اور ان کی حدیث کی خدمات"، Online Deoband، مارچ ۲۰۱۳۴۔

[3] Andrew Booso, The life of Shaykh Muḥammad Muṣṭafā Al-A'ẓamī (C. 1932-2017).

[4] سنبھلی، ریاض دیوبند آن لائن اردو بلاگ www.deoband.net.htm / 24/12/2017 (am 10:34۔

Sanbhali, Riyaz, Deoband online, Urdu Blog, am 10:34) 24/12/2017 / www.deoband.net.htm۔

[5] A'ẓamī, Muḥammad Muṣṭafā, Studies in Early Hadith Literature (Indiana: America: American Trust Publications, 1978).

[6] Azami, Muhammad Mustafa, Studies in Hadith Methodology and Literature (Indiana: American Trust Publications, 1978).

[7] Azami, Muhammad Mustafa, The History of The Quranic Text from Revelation to Compilation (UK: Turath Publishing, 2008).

[8] Azami, Muhammad Mustafa, On Schacht's Origins of Muhammadan Jurisprudence (Riyadh: King Saud university, 1985).

[9] یہ کتاب بھی ڈاکٹر اعظمی کی علوم قرآنیہ کے موضوع پر انفرادی حیثیت رکھتی ہے۔ اس میں کاتبین نبی ﷺ کا مفصل ذکر کیا گیا ہے۔ تفصیل ملاحظہ ہو: ڈاکٹر محمد مصطفی اعظمی، کتاب النبی ﷺ (بیروت: المکتبہ الاسلامی، ۱۹۹۸ھ)۔

A'ẓamī, Muḥammad Muṣṭafā, Kuttāb al-Nabī (Beirut: Al-Maktabah al-Islamī, 1998).

[10] ڈاکٹر صاحب کی یہ تصنیف دراصل امام مسلمؒ کی کتاب "التمیز" کی تحقیق کے ساتھ بطور مقدمہ شائع ہوئی۔ بعد ازاں مختلف اضافہ جات کے ساتھ ایک مستقل کتاب کی صورت میں سامنے آئی۔ ملاحظہ ہو: اعظمی، منہج النقد عندا لمحدثین (سعودی عرب: مکتبہ الکوثر، ۱۹۹۰)۔

A'ẓamī, Muḥammad Muṣtafā, Manhaj al-Naqd 'end al-Muḥaddithīn (KSA: Maktanah al-Kauthar, 1990).

[11] اس کتاب میں یمامہ سے تعلق رکھنے والے ۱۰۰ سے زائد راویان حدیث اور محدثین کا ذکر کیا گیا ہے۔ اعظمی، المحدثون من الیمامہ (بیروت: المکتب الاسلامی، ۱۹۹۴)۔

A'ẓamī, Muḥammad Muṣtafā, Al-Muḥaddithūn Min al-Yamāmah (Beirut: Al-Maktabah al-Islamī, 1994).

[12] عروہ بن زبیر، مغازی رسول الله ﷺ، تحقیق۔ محمد مصطفی اعظمی (لاہور: ادارہ ثقافت اسلامیہ، ۲۰۰۰)۔

'Urwah bin Zubair, Maghāzi Rasūlullah, Edited by: A'ẓamī, Muḥammad Muṣtafā, (Lahore: Idarah Saqafat e Islamiyyah, 2000).

[13] ڈاکٹر محمد مصطفی اعظمی، النص القرآني الخالد – عبر العصور (لندن: التراث، ۲۰۱۷)، ۴۹۔۵۰۔

A'ẓamī, Muḥammad Muṣtafā, Ageless Qur'an Timeless Text (London: Al-Turāth, 2017), 49-50-.

[14] ایضا، لوحہ: ۱۔

Ibid, Template: 01.

[15] اعظمی، النص القرآني الخالد، ۱

A'ẓamī, Ageless Qur'an Timeless Text, P.1.

[16] اعظمی، النص القرآني الخالد، ۱

Ibid.,

[17] اعظمی، النص القرآني الخالد ، ۵

A'ẓamī, Ageless Qur'an Timeless Text, P. 5.

[18] اعظمی، النص القرآني الخالد ، ۷

A'ẓamī, Ageless Qur'an Timeless Text, P. 7.

[19] اعظمی، النص القرآني الخالد ، لوحہ: ۲۔

A'ẓamī, Ageless Qur'an Timeless Text, Template: 2.

[20] اعظمی، النص القرآني الخالد ، ۲۶–۳۰۔

A'ẓamī, Ageless Qur'an Timeless Text, pp. 26-30.

[21] اعظمی، النص القرآني الخالد ، لوحہ: ۴۔

A'ẓamī, Ageless Qur'an Timeless Text, Template: 4.

[22] اعظمی، النص القرآني الخالد ، ۱۷۔

A'ẓamī, Ageless Qur'an Timeless Text, p. 17.

[23] اعظمی، النص القرآني الخالد، ۱۷

Ibid.

[24] اعظمی، النص القرآني الخالد، ۲۰۔

A'ẓamī, Ageless Qur'an Timeless Text, P.20.

[25] ایضاً۔

Ibid.

[26] اعظمی، النص القرآني الخالد، ۲۱۔

A'ẓamī, Ageless Qur'an Timeless Text, P. 21.

[27] اعظمی، النص القرآني الخالد، ۲۲۔

Ibid., p. 22.

[28] ایضاً۔

Ibid.

[29] ایضاً۔

Ibid.

[30] اعظمی، النص القرآني الخالد، ۲۲۔

Ibid.

[31] اعظمی، النص القرآني الخالد، ۲۳۔

A'ẓamī, Ageless Qur'an Timeless Text, P. 23.

[32] ایضاً۔

Ibid.

[33] اعظمی، النص القرآني الخالد، ۲۳۔

Ibid.

[34] ایضاً۔

Ibid.